بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہر چیز کا جاننے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ، الَّذِي وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، رَضِينَا بِهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)[١].

رفیقانِ ملت ِ ایمانیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان عالیشان ہے:(أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)[٢] کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان وزمین کی تمام چیزیں اللہ کے علم میں ہیں، یقیناً ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کا علم آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو وسیع ہے فرشتوں نے اس کی اس طرح تسبیح وتقدیس کی ہے:(سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ)[٣]. تیری ذات پاک ہے ہم کو کچھ علم نہیں مگر وہی علم جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے بے شک تو کامل علم والا زبردست حکمت والا ہے ۔ اور بہت بابرکت ہے وہ علیم وخبیر جسکے علمِ کامل کا انبیاء ورُسُل علیہم السلام نے اقرار کیا ہے چنانچہ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کیا:(لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ

(١) البقرة: ٢٣١.
(٢) الحج: ٧٠.
(٣) البقرة: ٣٢.

أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ)[١]. ہم کو کچھ علم نہیں یقیناً آپ کو تمام پوشیدہ باتوں کا بخوبی علم ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ سیدنا موسی علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق حضرت خِضر سے ملاقات کی تھی پھر ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تھے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے ان کا یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: «جاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ»[٢]. (اس موقع پر) ایک گوریا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی پھر سمندر میں اپنی چونچ مار کر اس سے پانی نکالا، حضرت خِضر نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو متوجہ کر کے کہا: سمندر میں اس چڑیا کے چونچ مارنے سے اس کے پانی میں جتنی کمی ہوئی ہے وہی مقدار و حیثیت اللہ کے علم کے آگے ہمارے اور تمھارے علم کی ہے۔

بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر مخلوق کا کوئی بھی ذرہ پوشیدہ نہیں ہے وہ مخفی چیزوں اور راز کی باتوں کو جانتا ہے اس کی یہ شان ہے، (وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ)[٣]. اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کی سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کہ خشکی اور دریاؤں میں ہیں اور (کسی درخت کا) کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک

---

(١) المائدة: ١٠٩.
(٢) متفق عليه.
(٣) الأنعام: ٥٩.

حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے علمِ کامل پر ایمان رکھنے والو! الغرض خدائے عَلّام کو جمیع مَاکانَ و جمیع مَایَکُونُ کا علم ہے، جو کچھ پیش آچکا ہے اللہ تعالی اس سے بھی واقف ہے اور جو کچھ آئندہ پیش آئے گا اس سے بھی واقف ہے اس کی یہ شان ہے (يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا)(١). وہ لوگوں کی ساری اگلی پچھلی باتوں کو جانتا ہے جبکہ لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے، وہ ہر ایک کی زبان اور بولی سمجھتا ہے، وہ بیک وقت سب کی پکار سنتا ہے الگ الگ بولیاں اس پر گڈمڈ نہیں ہوتیں اور مختلف آوازیں اس کی شان سماعت پر خلط ملط نہیں ہوتیں۔ وہ ہر بولنے والے کی بات جانتا ہے اور چپ رہنے والے کی سوچ اور اس کی قلبی کیفیت سے واقف ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے: (وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ * أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)(٢). اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا بلند آواز سے کرو (سب اس کے علم میں ہے کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں کا پورا پورا علم رکھنے والا ہے * بھلا جس نے پیدا کیا ہے کیا وہی نہیں جانے گا؟ جب کہ وہ بہت باریک بیں مکمل طور پر باخبر ہے، یقیناً رب ذوالجلال والاکرام دل کی چھپی بات اور سینوں کے پوشیدہ راز کو جانتا ہے ہم اس کے علمِ کامل کا اس طرح اقرار کرتے ہیں (رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

---

(١) طه: ١١٠.
(٢) الملك: ١٣-١٤.

السَّمَاءِ)[1]. اے ہمارے رب! ہم جو کام چھپ کر کرتے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے اور جو کام علانیہ کرتے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے اور اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے نہ آسمان کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے زمین وآسمان کی ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے غائب نہیں ہے یا اللہ! ہم سب کو ایمان ویقین پر ثابت قدم رکھ اور اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تونے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

(١) إبراهيم: ٣٨.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَّامِ الْغُيُوبِ، الْمُطَّلِعِ عَلَى مَكْنُونِ الْقُلُوبِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! قرآن کریم کے دو سو سے زائد مقامات میں باری تعالیٰ کے علم کا تذکرہ کیا گیا ہے اور خدائے علیم کی ذات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے اس کے علم کی وسعت واہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جب ایک مؤمن ان آیات کی تلاوت کرتا ہے اور ان میں غور وفکر کرتا ہے تو اسے اس بات کا شعور واستحضار ہوجاتا ہے کہ خدائے عزّوجلّ اس کے تمام احوال سے واقف ہے اور اس حقیقت پر اس کا یقین پختہ ہوجاتا ہے کہ اللہ ربّ العزت اس کی تمام حرکات وسکنات سے باخبر ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور اسے دیکھ رہا ہے اس ایمانی کیفیت کا نام مقام احسان ہے چنانچہ جب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ احسان کیا ہے ؟ تو آنحضرت ﷺ نے جواب دیا :«أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»(١). (احسان یہ ہیکہ) تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو پس اگر (مشاہدۂ حق کا) یہ مقام تمہیں حاصل نہ ہوسکے تو اسطرح اور اس تصور کے ساتھ اس کی عبادت کیا کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، الحاصل مؤمن بندہ اس حقیقت پر یقین رکھتا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رقابت اور اس کی نگرانی میں ہے باری تعالیٰ اس کے تمام اقوال و افعال سے باخبر ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں تین چیزیں اپنے اوپر لازم کرلو اور انکا

---

(١) متفق عليه.

اہتمام کرو ،جب کوئی کام کیا کرو تو اس بات کا دھیان رکھو کہ اللہ تعالی تمہیں دیکھ رہا ہے جب خاموش رہا کرو تو اس کا استحضار رکھو کہ اللہ تعالی کو تمھارے دل کی بات کا علم ہے اور جب بات کیا کرو تو اس کا خیال رکھو کہ اللہ تعالی تمھاری بات سن رہا ہے[١] سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس کی امانت ودیانت کا امتحان لینے کے لئے اس سے فرمایا کہ ایک بکری مجھے بیچ دو چرواہا بولا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں یہ میرے مالک کی ہیں سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا: اپنے مالک سے کہ دینا کہ ایک بکری کو بھیڑیا کھا گیا چرواہے نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کے کہا: پھر اللہ کہاں ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چرواہے کا یہ ایمانی جملہ سنکر رونے لگے اور بار باریہی دہرائے جارہے تھے: اللہ کہاں ہے؟ اللہ کہاں ہے؟[٢] ایک مؤمن کو اس کا ادراک ویقین رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے احوال پر پوری طرح مطلع ہے اس کے اعمال سے باخبر ہے جب مسلم معاشرے میں یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے تو ایک باپ اپنے بال بچوں کے تئیں اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہے، ایک ملازم اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کوشاں ہوتا ہے ایک استاد اپنے طلبہ کو فائدہ پہنچانے اور اپنے مشن کو انجام دینے کی کوشش کرتا ہے، اور ایک طالب علم اپنی تعلیمی لیاقت کو بڑھانے اور اپنی علمی بیداری کو فروغ دینے پر بھرپور توجہ دیتا ہے اسی طرح معاشرے کا ہر فرد اپنے اپنے موقع پر اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے، تو آئیے ہم بھی ان خوبیوں کو اپنے اندر پختہ کریں اور اپنے

---

(١) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء (٨/٧٥) وهو حاتم الأصم.
(٢) الزهد لأبي داود (٣٠٦) وسير أعلام النبلاء (٣/٢١٦).

بیٹوں اور بیٹیوں کے دلوں میں پختہ کریں یااللہ! اپنے علمِ کامل پر ہم سب کو ایمان کامل کی توفیق دیدے**

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَكْرِمْنَا بِالتَّقْوَى، وَجَمِّلْنَا بِالْأَخْلَاقِ، وَآتِ نُفُوسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.